شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا تعاقب

15

صحیح ابن حبان کے راوی
عون بن کہمس البصری رحمہ اللہ کا دفاع

از قلم:

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/ عفا اللہ عنہ

ناشر:

البلاغ اسلامک سینٹر

الحمدللہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، أما بعد:

محترم قارئین! فتاوی امن پوری میں ہے:

"سوال : کیا محمد بن قاسم رحمہ اللہ کا سندھ آنا ثابت ہے؟

جواب : محمد بن قاسم بن محمد بن حکم ابن ابی عقیل ثقفی رحمہ اللہ (98ھ) کا سندھ آنا ثابت نہیں۔

پھر چند سطروں کے بعد رقمطراز ہیں:

تاریخ خلیفہ بن خیاط (ص 304، 305) والی سند بھی ضعیف ہے۔

اس میں عون بن کہمس مجہول ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے "الثقات" (8/55) میں ذکر کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لا أعرفه".

"میں اسے نہیں جانتا ہوں"۔

(الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: 6/388، وسندہ صحیح)

عون بن کہمس کی متقدمین میں سے کسی نے توثیق نہیں کی"۔

دیکھیں: (فتاوی امن پوری، قسط: 174، ص: 20)

راقم کہتا ہے کہ:

❁ عون بن کہمس البصری رحمہ اللہ کتاب الثقات کے ساتھ ساتھ صحیح ابن حبان کے بھی راوی ہیں۔

امام ابن حبان البستی رحمہ اللہ نے موصوف کو کتاب الثقات میں ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی صحیح میں ان سے احتجاجاً حدیث بھی لی ہے۔

دیکھیں: (صحیح ابن حبان بتحقیق شعیب الأرنؤوط: 15/193، ح: 6787)

❁ عون بن کہمس البصری رحمہ اللہ مجہول نہیں، ثقہ راوی ہیں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے موصوف کو کتاب الثقات میں ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی صحیح میں ان سے احتجاجاً حدیث لی ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ میرے علم کی حد تک فن جرح وتعدیل کے کسی بھی امام نے عون بن کہمس کو مجہول قرار نہیں دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

تفصیل کے لیے دیکھیں، راقم کا مضمون: "عون بن کہمس البصری رحمہ اللہ، جرح وتعدیل کے میزان پر"۔

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول نا توثیق ہے، نا جرح اور نا ہی کسی قسم کا کوئی حتمی حکم ہے بلکہ فقط عدم معرفت کا اظہار ہے۔

شیخ حفظہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کا قول کس مقصد سے پیش کیا ہے، قطعیت کے ساتھ اِس کا علم نہیں ہو سکا۔ اگر شیخ حفظہ اللہ اپنے مقصد کا اظہار کرتے تو اُس کا جواب دیا جاتا۔ ورنہ یہ بات طے شدہ ہے کہ "من عرف حجة على من لا يعرف".

❁ امام ذہبی رحمہ اللہ کی توثیق بلاشبہ حجت ہے۔

شیخ حفظہ اللہ اِس بات کو جانتے تھے کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے عون بن کہمس البصری رحمہ اللہ کو ثقہ قرار دیا ہے لیکن انہوں نے اِس توثیق کو یہ کہہ کر کہ "عون بن کہمس کی متقدمین میں سے کسی نے توثیق نہیں کی" نا قابل التفات اور نا قابل احتجاج قرار دے دیا۔

راقم کہتا ہے کہ:

(1) موضع ہذا میں عون بن کہمس کی بابت امام ذہبی رحمہ اللہ کی توثیق بلاشبہ حجت ہے کیونکہ آپ ناقد ائمہ کرام میں سے ہیں۔

(2) ائمہ کرام کے اقوال اوران کے تعامل کی روشنی میں شیخ یہ بتائیں کہ کس سن تک کے ائمہ کرام کو متقدمین کہا جاتا ہے؟

(3) امام ذہبی رحمہ اللہ کے زمانے سے لیکر جب تک جرح وتعدیل کا زمانہ رہا، تب تک کے دور میں سے کسی ایک فن جرح وتعدیل کے امام کا نام اوران کا تعامل پیش کریں جنہوں نے امام ذہبی کے قول کے ساتھ وہی معاملہ کیا ہو جو آپ نے کیا ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ لیں کہ فن جرح و تعدیل کے کسی ایک امام کا نام بتائیں جنہوں نے امام ذہبی رحمہ اللہ کے قول کو یہ کہہ کر رد کر دیا ہو کہ آپ متاخرین ائمہ کرام میں سے ہیں لہذا آپ کی توثیق ناقابل التفات اور ناقابل احتجاج ہے۔

اگر مل جائے تو ضرور پیش کیجیے گا، ورنہ اپنے اِس عمل سے رجوع کر لیجیے گا۔ واللہ ولی التوفیق.

❁ دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا، سر سر موم یا پھر سنگ ہو جا۔

شیخ حفظہ اللہ نے عون بن کہمس کی بابت امام ذہبی کی توثیق کو ناقابل احتجاج قرار دے دیا۔ آیئے! ان کے فتاوی سے ایک مثال پیش کرتا ہوں جس میں انہوں نے امام ذہبی رحمہ اللہ کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا اور راوی کو بھی مجہول نہیں کہا۔

مثال بغور ملاحظہ فرمائیں:

شیخ امن پوری حفظہ اللہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنے فتاوی میں رقمطراز ہیں:

"اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ ابوالفضل عباس بن یوسف شکلی مقبول الروایہ ہیں اور مشہور محدث ہیں۔

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وكان صالحا متنسكا.

آپ نیک صالح انسان تھے۔

(تاریخ بغداد: 44/14)

❁ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رحل وطوف الشام.

آپ رحمہ اللہ نے علمی اسفار کیے اور (حصول حدیث کے لیے) ملکِ شام میں گھومتے رہے۔

(تاریخ دمشق: 456/26)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان من مشاهير الشيوخ، وهو مقبول الرّواية.

آپ مشہور محدثین میں سے تھے، آپ مقبول الروایہ ہیں۔

(تاریخ الإسلام: 479/23، وفي نسخة: 282/7)"۔

دیکھیں: (فتاوی امن پوری، قسط: 147، ص: 4-5)

راقم کہتا ہے کہ:

(1) امام خطیب بغدادی اور امام ابن عساکر رحمہما اللہ کے قول سے بلاشبہ توثیق ثابت نہیں ہوتی۔

(2) شیخ حفظہ اللہ نے امام ذہبی رحمہ اللہ کے قول کو پیش نظر رکھتے ہوئے عباس بن یوسف شکلی کو مقبول الروایہ اور مشہور محدث قرار دیا۔ امام خطیب بغدادی اور امام ابن عساکر رحمہما اللہ کے قول سے عباس الشکلی کا مقبول الروایہ اور مشہور محدث ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اگر کسی کو ایسا لگتا ہے کہ ثابت ہوتا ہے تو ان سے گذارش ہے کہ کیسے ثابت ہوتا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

(3) امام ذہبی رحمہ اللہ کے قول کی وجہ سے ہی شیخ حفظہ اللہ نے مسؤولہ روایت کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

اب میں شیخ حفظہ اللہ اور ان سے اندھی محبت کرنے والوں سے پوچھتا ہوں کہ:

(1) عباس بن یوسف الشکلی رحمہ اللہ کی متقدمین میں سے کسی نے توثیق کی ہے؟ ان کا نام پیش کریں اور اگر متقدمین میں سے کسی نے توثیق نہیں کی ہے تو آپ نے یہاں عباس کو مجہول قرار دے کر یہ کیوں نہیں کہا کہ عباس بن یوسف کی متقدمین میں سے کسی نے توثیق نہیں کی ہے۔

(2) کیا امام ذہبی رحمہ اللہ متقدمین ائمہ کرام میں سے ہیں؟ اگر نہیں تو آپ نے ان کی توثیق پر اعتماد کر کے عباس بن یوسف شکلی کو مقبول الروایہ اور مشہور محدث کیوں قرار دیا اور ان کی بیان کردہ حدیث کی سند کو صحیح کیوں قرار دیا؟ جواب دے کر علم میں اضافہ فرمائیں۔

(3) امام ذہبی رحمہ اللہ کے قول کے پہلے ٹکڑے (کان من مشاهير الشيوخ) کا ترجمہ کس لغت یا امام ذہبی کے کس منہج کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے؟ رہنمائی فرمائیں تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو سکے کہ آپ نے "مشاہیر الشیوخ" کا ترجمہ "مشہور محدثین" کس حساب سے کیا ہے۔

شیخ حفظہ اللہ کے اِس طرح کے عمل کی بابت جب میں یہ کہتا ہوں کہ:

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے، تو شکایت ہوگی

تو بعض احباب کے سینے میں درد ہونے لگتا ہے۔ ان کے سینے میں اُس وقت درد نہیں ہوتا ہے، جب ایک انسان رواۃ حدیث کی بابت غلط فیصلے دیتا ہے، احادیث رسول ﷺ کی اچھی طرح تحقیق نہیں کرتا، جس کے نتیجہ میں ثقہ رواۃ کو مجہول کہہ دیتا ہے اور صحیح احادیث کو علی الاعلان ضعیف قرار دے دیتا ہے اور حق بات واضح ہونے کے بعد -علی الاعلان یا تحریر میں- رجوع بھی نہیں کرتا۔

اللہ کے بندو! علمائے کرام اور اپنے بڑوں سے محبت کرنی چاہیے لیکن وہ محبت آپ کو اندھا اور بہرا نا بنائے جیسا کہ صحابی رسول نے فرمایا ہے۔ اعتدال کے ساتھ اور اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرو، تعصب کی عینک اتارو، محبت کرنے کے ساتھ ساتھ پیار محبت سے حق بولنا سیکھو اور حق کی اتباع کرو، ورنہ کل قیامت کے دن اللہ کو کیا جواب دو گے۔ اللہ سچی محبت کرنے اور پیار محبت سے حق بولنے کی توفیق دے۔ آمین. والحق أحق أن يتبع.

❁ فائدہ:

اس تحریر میں فقط ایک مثال پیش کی ہے۔ میرے پاس ابھی ایک اور مثال ہے۔ ان شاء اللہ کسی اور تحریر میں اسے پیش کروں گا۔

❁ شیخ حفظہ اللہ ضرور جواب دیں:

شیخ حفظہ اللہ سے گذارش ہے کہ:

(1) متقدمین ائمہ کرام کی فہرست ضرور پیش کریں یا کم از کم اتنا ضرور بتائیں کہ کس سن تک کے ائمہ کرام کو متقدمین کہا جاتا ہے؟

(2) متاخرین ائمہ کرام کی توثیق آپ کے نزدیک حجت ہے یا نہیں؟ تفصیل کے ساتھ اور واضح الفاظ میں اپنا موقوف بیان کریں۔

(3) متاخرین ائمہ کرام کی صرف توثیق ہی آپ کے نزدیک حجت نہیں ہے یا اصول حدیث اور تاریخ پر لکھی گئیں ان کی لکھی کتابیں بھی حجت نہیں ہیں؟ اگر دونوں حجت نہیں ہے تو بھی بتا دیجیے یا اگر فقط توثیق حجت نہیں ہے لیکن ان کی اصول حدیث اور تاریخ پر لکھی گئ کتابیں حجت ہیں تو دونوں میں- حجت کی بابت-تفریق کے دلائل کیا ہیں؟ قلمبند کر کے علم میں اضافہ فرمائیں۔

❁ خلاصة التحقيق :

عون بن کہمس البصری رحمہ اللہ مجہول نہیں، ثقہ راوی ہیں کیونکہ آپ امام ابن حبان اور امام ذہبی رحمہما اللہ کے نزدیک ثقہ ہیں لہذا شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا عون بن کہمس کو مجہول قرار دینا، بلا شبہ باطل اور مردود ہے۔ اللہ اچھی طرح تحقیق کرنے، رجوع کرنے اور حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/عفا اللہ عنہ

صدر البلاغ اسلامک سینٹر

05-ربیع الآخر-1445ھ

21-اکتوبر-2023ء